لیگل لٹریسی کورس کا اختتامی پروگرام اور طلبہ کے تاثرات

رپورٹ: منور سلطان ندوی

لیگل لٹریسی کورس کا دوسرا سال مکمل ہوا، الحمدللہ علی ذلک، دوسال قبل ایک ایسے کورس کا خواب دیکھا گیا جس میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اختصاص کے طلبہ کو ملکی قوانین کی بنیادی باتوں سے واقف کرانے کا نظم بنایا جائے، یہ تجویز جب ذمہ داران ندوہ کے سامنے رکھی گئی تو انہوں نے نہ صرف اس کی اجازت مرحمت فرمائی، بلکہ اس سمت سوچنے پر حوصلہ افزائی بھی کی، چنانچہ نصاب سازی کے مراحل کو طے کرنے کے بعد کورس کا آغاز ہوا۔

مدارس کے طلبہ کو قانون سے واقف کرانے کی ضرورت سب لوگ محسوس کررہے تھے، مگر یہ کتنا بڑا چیلنج ہے اس کا اندازہ اس وقت ہوا جب یہ کورس باضابطہ شروع ہوا، مدارس کا اپنا خاص ماحول ہوتا ہے، نصاب میں مختلف فنون کی کتابیں ہوتی ہیں مگر ان کی زبان اور طریقہ درس بڑی حد تک یکساں اور مانوس ہوتا ہے، اس کے برخلاف قانون کی زبان اور اس کی اصطلاحات بالکل الگ بلکہ بڑی حد تک نامانوس ہوتے ہیں، ان سب پر مستزاد یہ کہ قانون کی تعلیم دینے والے اساتذہ مدارس کے ماحول سے عموما ناواقف ہوتے ہیں، اس صورت حال میں کورس کا جاری رکھنا آسان نہ تھا، مگر اللہ کا فضل شامل حال رہا، منتظمین نے اپنی پوری کوشش کی، اور پڑھانے والے اساتذہ نے بھی اپنی جانب سے کوئی کسر نہیں چھوڑی، نتیجہ یہ ہوا کہ وقت گزرنے کے ساتھ طلبہ کی مشکلیں آسان ہوتی گئیں، رفتہ رفتہ طلبہ میں اس موضوع سے دلچسپی بڑھتی گئی، اور جلد ہی یہ دلچسپی شوق میں تبدیل ہوگئی۔

پہلا سال تجربہ کا سال تھا، مگر یہ تجربہ بہت کامیاب رہا، طلبہ نے اختتامی پروگرام میں جب قانون سے متعلق مختلف موضوعات پر مقالات پیش کئے تو سننے والے حیران رہے کہ یہ طلبہ کس طرح قانون کی باریکیوں پر اور قانون کی زبان میں گفتگو کررہے ہیں، اور سلیقے سے اپنی بات پیش کررہے ہیں، اس پروگرام میں شامل ہونے والے قانون کے کئی اساتذہ نے اس بات کا اعتراف کیا کہ تین سال قانون پڑھنے کے بعد بھی لاء کالجز کے طلبہ قانون پر اس طرح گفتگو نہیں کرسکتے ہیں جس طرح ان طلبہ نے کی ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے تعلیمی سال کے اختتام کے ساتھ یہ کورس بھی مکمل ہوا، اس کے بعد دوسرا سال شروع ہوا تو گذشتہ کے تجربات کی روشنی میں کچھ نئی تبدیلیاں کی گئیں، اور اس طرح یہ قافلہ دوبارہ چل پڑا، دیکھتے دیکھتے یہ سال بھی مکمل ہوگیا۔

کورس مکمل ہونے کی مناسبت سے ۲۸ جنوری ۲۰۲۵ء کو علامہ حیدر حسن ٹونکی ہال میں ایک اختتامی پروگرام

کا انعقاد عمل میں آیا،جس میں انٹگرل یونیورسیٹی کے پرو چانسلر جناب سید ندیم اختر صاحب، پروفیسر نسیم احمد جعفری ڈین فیکلٹی آف لا انٹگرل یونیورسیٹی خاص طور پر شریک ہوئے۔

اس موقع پر کورس کے منتخب طلبہ نے تاثرات کا اظہار کیا،طلبہ کے تاثرات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ طلبہ نے اس کورس سے کتنا فائدہ اٹھایا،طلبہ کی گفتگو سے صاف محسوس ہوا کہ اس قانون کی واقفیت سے ان کی سوچ وفکر کے زاویہ میں تبدیلی آئی،ان کو اپنی ذات پر اعتماد بڑھا،تو لیجئے پیش ہے طلبہ کے مقالات کے چند اقتباسات،آپ بھی پڑھئے:

اختصاص فی التفسیر کے طالب علم معاویہ شیخ نے قانونی شعور اور خود اعتمادی کو اس کورس کا سب سے اہم فائدہ قرار دیا،انہوں نے کہا:

اس لیگل لٹریسی پروگرام کی بدولت ہمارے اندر قانونی شعور بیدار ہوا ہے،اب ہمیں یہ خود اعتمادی حاصل ہوچکی ہے، کہ ہم قانون کی زبان کو سمجھیں،اس کا اطلاق جانیں اور وقت پر صحیح فیصلے لے سکیں،اس کورس کے دوران ہمیں پریمبل آف دی کانسٹی ٹیوشن،فنڈامنٹل رائٹس ،فنڈامنٹل ڈیوٹیز،فیملی لا،سول لا،کریمنل لا،مسلم میرج ایکٹ ،ایف آئی آر،این،سی،آر،وغیرہ جیسے اہم موضوعات سے آگہی حاصل ہوئی،یہ علم ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ اگر ہم آئین وقانون سے غفلت برتیں گے تو نہ صرف ہمارا ذاتی نقصان ہوگا بلکہ ہمارے ملک کی گنگا جمنی تہذیب ،امن اور بھائی چارہ بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔

محمد عامر اختصاص فی الفقہ نے اپنا تاثر ان الفاظ میں بیان کیا:

فوجداری قانون کے مطالعہ نے ہمیں قانونی نظام کے عملی پہلو سے روشناس کرایا،جرائم کی تعریف،ان کی سزائیں،اور ایف آئی آر درج کرانے کے طریقے جیسے عملی موضوعات پر ہونے والی گفتگو نے ہمیں احساس دلایا کہ قانون صرف کتابی علم نہیں بلکہ عملی زندگی میں ایک رہنما اصول ہے،ہمیں یہ سمجھنے کا موقع ملا کہ عدالتی نظام کس طرح انصاف فراہم کرتا ہے اور ایک ذمہ دار شہری کو کس طرح اپنے حقوق کا دفاع کرنا چاہیے،ان سب کے علاوہ موجودہ قانونی چیلنجز پر ہونے والی گفتگو نے ہمارے ذہنوں میں ایک نئی دنیا کے دروازے کھول دئے،سائبر کرائم،حق اطلاعات،اور یکساں سول کوڈ جیسے جدید موضوعات پر تفصیل سے بات چیت سن کر ایسا لگا جیسے اہم ایک علمی سفر پر نکلے ہیں جہاں ہر موڑ پر نئی حقیقتیں ہمارا انتظار کررہی ہیں،خاص طور پر زواج ہم جنس جیسے حساس موضوع پر ہونے والی گفتگو نے ہمیں نہ صرف اس مسئلے کی گہرائیوں کو سمجھنے کا موقع دیا بلکہ یہ بھی سکھایا کہ اسلامی نقطۂ نظر سے ان مسائل کا جواب کیسے دیا جاسکتا ہے۔

اس کورس کے عملی فوائد بے شمار تھے،ہم نے صرف کتابی علم حاصل نہیں کیا بلکہ ایک باشعور شہری بننے کے لئے وہ بنیادی ہنر بھی سیکھا جس کی بدولت ہم اپنے حقوق اور فرائض کو بہتر طور پر ادا کرسکتے ہیں،ان معلومات نے ہمارے اندر ایک نیا اعتماد پیدا کیا،جو ہماری زندگی کے لئے ہر پہلو سے مفید ہے۔

اختصاص فی الادب العربی کے طالب علم دانش خان نے اپنے جذبات کا اظہار کچھ اس طرح کیا:

لقد كان هذا البرنامج نافذة علمية مشرقة، تناولت موضوعات مهمة حول أساسيات القانون وتطبيقاته العملية، مما فتح أمامنا آفاقًا جديدة لفهم دور القانون في تنظيم شؤون حياتنا في الهند

وتحقيق العدالة الاجتماعية. كانت هذه الجلسات بمثابة فرصة ذهبية للالتقاء بخبراء قانونيين متميزين أثروا البرنامج بمعلوماتهم القيمة وتجاربهم العميقة......إن هذا البرنامج لم يكن مجرد حادث عابر،بل كان بداية لمرحلة جديدة تهدف إلى بناء مجتمع أكثر وعيًا بحقوقه وواجباته، وأكثر قدرة على الإسهام في تحقيق العدل والمساواة. إننا بحاجة ماسة إلى مثل هذه المبادرات التي تسهم في تعزيز دور القانون كركيزة أساسية لبناء مجتمعات قوية ومتماسكة.

اختصاص فی التفسیر کے طالب علم بابر بشیر اپنے تاثرات کو ان الفاظ میں پیش کیا:

كيف لنا أن نغفل عن أهمية هذا البرنامج؟ فكل جلسة كانت تُعزز من وعينا بأهمية القانون في حياتنا، وتبين لنا كيف أن الشريعة والقانون يمكنهما أن يمتزجا بتناغم تام، وبينهما رباطاً لا يُفصم من عدالة ورحمة، تُضاءبه معالم الحياة، فتُرشد الإنسان إلى مسار من التقوى والإنصاف.من خلال هذا البرنامج ، أدركنا أن الفهم القانوني ليس محصورًا في نصوص جافة، بل هو علم حقيقي يلامس حياتنا اليومية، ويزودنا بالوعي والاستبصار. لقد تعرفنا على حقوقنا وواجباتنا وتعلمنا تطبيق القوانين المدنية في ضوء الأحكام الشرعية، وتعلّمنا كيف نكون حماةً لها في ظل شريعتنا الإسلامية.

اختصاص فی الفقہ کے طالب علم محمد صدف نے مادر علمی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا:

Darul Uloom Nadwatul Ulama was established to identify useful and useless knowledge, and since then, doing an excellent job. The Legal Literacy Program in particular,it has been well-designed course and has been very helpful for us.We learned not only laws and regulations but also how to use them in practical situations.

As I have said before, practical education is very important. This course was all about practical knowledge, giving us skills that are useful and meaningful. Now, it is our duty to keep this knowledge in our minds, use it effectively, and follow the guidance we have received.

اختصاص فی الفقہ کے طالب علم سعد مبین نے اس کورس کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

This course has not only enriched my academic knowledge but also given me practical tools to understand and engage with the legal system. It has prepared us to face social challenges and promote justice and fairness.

اس پروگرام میں کورس کے مربی جناب پروفیسر نسیم احمد جعفری صاحب ڈین فیکلٹی آف لا انٹگرل یونیورسیٹی اپنے طلبہ کی کامیابی سے جہاں بے انتہا خوش تھے وہیں انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طلبہ کی ذہانت اورنئی چیزوں کو اخذ کرنے کی صلاحیت کا کھل کر اظہار بھی کیا، انہوں نے ندوہ سے اپنے جذباتی لگاؤ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

ندوہ آکر مجھے روحانی سکون ملتا ہے، اور مدارس کے طلبہ میں بڑی صلاحیت ہوتی ہے، انہوں نے کم وقت میں بہت زیادہ سیکھا اور فائدہ اٹھایا۔

خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسیٹی کے شعبہ قانون کے ڈین پروفیسر مسعود عالم فلاحی نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے اس اقدام کے لئے ندوہ کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے کہا کہ مدارس کے فارغین کے لئے بڑے مواقع ہیں، انہوں نے ندوۃ العلماء کے طلبہ کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ ندوہ کی سند کی بنیاد پر خواجہ معین الدین چشتی لینگوتج یونیورسیٹی میں وہ شعبہ قانون میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

مولانا کمال اختر ندوی مشیر ناظر عام ندوۃ العلماء نے اپنے تاثر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحقیقات شرعیہ کے پروگراموں سے ذاتی طور پر مجھے بہت فائدہ ہوتا ہے، اس طرح کے پروگراموں کے ذریعہ ہی علماء اور عصری تعلیم یافتہ طبقہ کے درمیان موجودہ خلیج کو پاٹا جاسکتا ہے، اور یہ ندوۃ العلماء کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے

پروگرام کے مہمان خصوصی سید ندیم اختر پرو چانسلر انٹگرل یونیورسیٹی نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ندوۃ العلماء کی جانب سے لیگل لٹریسی کی شروعات ایک اچھی پہل ہے، اور اس حوالے سے ندوہ کے ذمہ داران شکریہ کے مستحق ہیں، انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ علم کی کوئی حد نہیں ہے، آپ ایک فن میں مہارت پیدا ضرور کریں، مگر ہر فن کی بنیادوں باتوں سے بھی واقف ہوں، تبھی آپ عوام کی اچھی رہنمائی کرسکیں گے، ابھی آپ کے علمی سفر کا آغاز ہے، سیکھنے کی جستجو جاری رکھیں، اور اپنی معلومات کو بڑھاتے رہیں، آپ ملک وملت کی بہتر خدمت کرسکیں گے۔

مجلس تحقیقات شرعیہ کے سکریٹری اور اس کی تمام سرگرمیاں کے روح رواں مولانا عتیق احمد بستوی نے اپنی صدارتی گفتگو میں کہا کہ موجودہ وقت میں مدارس کے فارغین کو جن میدانوں میں آگے آنا چاہئے ان میں ایک اہم میدان قانون کا ہے، اسلامی قانون کے ساتھ ملکی قانون پر اچھی واقفیت رکھنے والے علماء ملک وملت کی بہترین خدمت کرسکتے ہیں، ایسے علماء ہی اسلام اور مسلمانوں کی صحیح ترجمانی بھی کرسکتے ہیں۔

مولانا نے مزید کہا کہ علماء ملکی قوانین سے واقف ہوں گے تبھی پرسنل لاء کی صحیح ترجمانی کرسکیں گے، مولانا نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی نے مدارس کے فارغین میں بڑی صلاحیت رکھی ہے، آپ عزم کریں تو بڑے بڑے کام کرسکتے ہیں، ماضی قریب کی دو شخصیات ڈاکٹر کلب صادق صاحب اور پروفیسر سید وسیم اختر صاحب کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا نے کہ لکھنو ایک ایک فرد نے بڑے بڑے تعلیمی ادارے قائم کئے ہیں، آپ بھی اخلاص کے ساتھ میدان عمل میں اتریں، اخلاص کے ساتھ محنت کریں، اللہ آپ سے بڑا کام لے گا۔

پروگرام اپنے وقت پر ختم ہوگیا، مجلس برخواست ہوگئی، مگر طلبہ کے الفاظ دیر تک کانوں میں گونجتے رہے۔